

پاکستانی معیشت کی کیفیت

مالی سال 2009ء کی دوسری سہ ماہی رپورٹ

1.1 معاشی صورتحال

پیشتر معاشی متغیرات کے حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ معاشی استحکام پروگرام پر باقاعدہ عملدرآمد سے نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ مالیاتی نظم و ضبط میں بہتری کے ساتھ زری پالیسی کی سختی کی بنا پر مجموعی طلب میں معتد بہ کمی آئی ہے۔ اس سے گرانے میں کمی کے امکانات بہتر ہوئے۔ گو کہ گرانے ابھی تک بہت بلند ہے تاہم توقع ہے کہ مالی سال کی آخری سہ ماہی میں یہ تیزی سے کم ہوگی۔ اس کے علاوہ بیرونی شعبے میں بھی واضح بہتری دکھائی دے رہی ہے اور جولائی تا فروری مالی سال 09ء میں تجارتی خسارہ کم ہوا ہے جو سات سال میں پہلی کمی ہے۔ تجارتی خسارے میں کمی اور بھرپور ترسیلات نے جاری حسابات کے خسارے کو بھی کم کر دیا ہے جس سے ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔

اس بہتری سے قطع نظر قلیل مدتی شرح نمو کی صورتحال ابھی تک خوشگوار نہیں۔ ملکی اور بین الاقوامی عوامل کی بنا پر طلب میں نمایاں کمی سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کا شعبہ سب سے زیادہ متاثر ہوا ہے (دیکھئے جدول 1.1)۔ توانائی کی قلت، امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور مالکاری تک محدود رسائی (کیونکہ بینک خطرے سے

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہارے				
م 07ء	م 08ء	م 09ء	شرح نمو (فیصد)	
8.3	5.6	-5.4	جولائی تا جنوری	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
3.4	7.4	4.3	جولائی تا فروری	برآمدات (ایف او بی)
9.9	21.9	-1.5	جولائی تا فروری	درآمدات (سی آئی ایف)
22.8	13.6	20.4	جولائی تا فروری	ٹیکس حاصل (ایف لی آر)
7.7	8.4	21.7	فروری	صاف گرانے (12 ماہی حرکت پذیر)
11.2	11.7	4.6	جولائی تا فروری	نجی شعبے کا قرضہ
8.4	7.4	2.3	جولائی تا فروری	رمد زر (زرر)
13.3	14.0	10.1	آخر فروری	مجموعی سیال ذخائر ¹
3.4	4.1	4.9	جولائی تا فروری	ترسیلات
4.5	2.6	1.9	جولائی تا فروری	خالص بیرونی سرمایہ کاری
1.9	3.4	1.9	جولائی تا دسمبر	مالیاتی خسارہ
6.2	7.5	6.9	جولائی تا فروری	تجارتی خسارہ
4.1	5.2	4.5	جولائی تا فروری	جاری حسابات کا خسارہ
11 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں۔				
2 نصب نمایاں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی۔ م 09ء کے لیے پورے سال کا تخمینہ شدہ استعمال کیا گیا ہے۔				

گریزاں ہو گئے) نے ملکی صنعتی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اگرچہ عالمی مالی بحران کے پاکستان پر براہ راست اثرات ابھی تک قدرے محدود رہے ہیں تاہم اس کے خاصے بالواسطہ مضمرات ہیں جن میں بعض ملکی اثاثہ منڈیوں (جائیداد اور ایکویٹی) میں مندی، سرمایہ کاری گھٹ جانا اور کاروباری اعتماد میں کمی شامل ہیں۔

جوں جوں عالمی اقتصادی ماحول بگڑ رہا ہے (دیکھئے باکس 1.1) بین الاقوامی بازار سرمایہ تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے اور برآمدات اور ترسیلات دونوں کو لاحق خطرات بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ بدلتا ہوا معاشی ماحول سنگین وسط مدتی مضمرات کا حامل ہے خصوصاً نمو کے امکانات کے حوالے سے، کیونکہ ملک کے لیے معمولی مالیاتی اور بیرونی حسابات کے خسارے بھی پورے کرنا دشوار ہے۔

حکومت مالیاتی خسارے میں نمایاں کمی کر چکی ہے۔ م 08ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ سالانہ جی ڈی پی کا 3.4 فیصد تھا جو م 09ء کی پہلی سہ ماہی میں کم ہو کر جی ڈی پی کا 1.9 فیصد ہو گیا۔ مالیاتی خسارے کی تسلیک کو آخر اکتوبر 2008ء کی سطح پر روک دینا بھی اہم اقدام ہے۔¹

ان اقدامات سے گرانی کے دباؤ کے ایک اہم ذریعے کی شدت میں کمی آگئی جس سے مالیاتی پالیسی زری موقف سے زیادہ ہم آہنگ ہو گئی۔ اگرچہ قلیل مدت میں مالیاتی خسارے میں کمی ضروری ہے تاہم ابھی تک جو کمی ہوئی ہے وہ نہ پائیدار ہے اور نہ کافی:

☆ ترقیاتی اخراجات میں تیزی سے کمی م 09ء میں غالباً درست اور ضروری تھی۔ تاہم بازار سرمایہ کی غیر ترقی یافتہ کیفیت، سرکاری دفنی شرکت کے لیے فریم ورک کے فقدان اور ملک کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی ضروریات کے پیش نظر یہ مناسب نہیں کہ حکومت ترقیاتی اخراجات کو کم سطح پر رکھے۔

☆ حکومتی اخراجات میں پلک کی کمی ہے۔ خصوصاً دفاعی اخراجات اور قرضہ جات کی سودی لاگت تین چوتھائی آمدنی کو ہٹا کر جاتی ہے۔

☆ اب یہ خطرہ بڑھ گیا ہے کہ کم سطح کا مالیاتی خسارہ بھی نجی سرمایہ کاری کی گنجائش ختم کر دے گا۔ اس کی وجہ عالمی بازار سرمایہ تک ملک کی محدود رسائی اور بینکوں میں امانتوں کی نمو میں سست رفتاری ہے۔ مزید برآں حکومتی پیپرز کی حجم پر مبنی حالیہ نیلامیوں کے نتیجے میں ملکی شرح سود حکومت کی مالکاری کی طلب سے زیادہ متاثر ہو گئی۔

ابھی تک خسارے کو بینکوں کے ذریعے پورا کرنے سے نجی شعبے کی بینکوں سے قرض لینے کی صلاحیت پر غالباً منفی اثر نہیں پڑا ہے۔ اگرچہ نجی شعبے کے قرضے کی خالص نمو تیزی سے کم ہو کر جولائی تا فروری م 09ء میں فقط 4.6 فیصد رہ گئی ہے (جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 11.7 فیصد تھی) تاہم یہ کمی اس لیے نہیں ہوئی کہ حکومت نے نجی شعبے کے لیے قرض لینے کی گنجائش نہیں چھوڑی بلکہ دیگر عوامل کی بنا پر ہے۔ ان عوامل میں معاشی سرگرمیوں میں کمی، خام مال کی لاگت گھٹ جانا، اہم منڈیوں میں اثاثہ جات اور قیمتوں میں مسلسل اضافے کا رک جانا، (بلند سیالیت اور کریڈٹ رسک پر بیم نیز زری سختی کی وجہ سے) مالکاری کی بڑھتی ہوئی لاگت شامل ہیں۔ نجی شعبے کے قرضے کی سست نمو کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کی سیالیت اور ان کی قرض دینے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے سرمائے کی شرائط لازم کرنے کے نتیجے میں حکومت کو جدولی بینکوں سے قرض لینے کا موقع ملا۔

بیرونی حسابات کو درپیش خطرہ بھی کم نہیں۔ اگر برآمدی نمو اور ترسیلات میں سست رفتاری کے خدشات درست ثابت ہوں تو حکومت کی ملکی

¹ اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ کے تحت اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کا آخر جون 2009ء کا ہدف 1181 ارب روپے ہے جو آخر اکتوبر 2008ء کے 1271 ارب روپے سے خاصا کم ہے۔

معیشت کو سنبھالنے کے لیے اصلاحی پالیسیاں نافذ کرنے کی صلاحیت مزید محدود ہو جائے گی۔ (1) پچھلے 12 ماہ کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں تیزی سے کمی کے باعث حکومت قلیل مدتی بیرونی خسارے بھی آسانی سے پورے نہیں کر سکتی۔ (2) اسٹینڈ بائی اریجمنٹ کے تحت اہداف کی تکمیل کے باوجود پاکستان کو اس سطح کے فوائد حاصل ہونے کا امکان نہیں جو ماضی میں مل رہے تھے۔ آئی ایم ایف کے پروگرام کے کامیاب نفاذ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بڑھے گا جس سے ملک میں بیرونی رقوم کی آمد کی راہ ہموار ہوگی۔ بد قسمتی سے موجودہ بین الاقوامی مالی بحران کی شدت اور پھیلاؤ اس درجے کا ہے کہ بیرون ملک سے رقوم کی آمد اس سطح پر بھی پہنچنے کا امکان کم ہے جو حالیہ برسوں میں تھی (اور نسبتاً کم تھی)۔² انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل فنانس کا تخمینہ ہے کہ ابھرتی ہوئی منڈیوں میں نجی سرمائے کا بہاؤ 2009ء میں کم ہو کر محض 165 ارب ڈالر رہ جائے گا جو 2007ء کی سطح 929 ارب ڈالر کے پانچویں حصے سے بھی کم ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معمولی بیرونی خسارہ بھی شرح مبادلہ پر براہ راست اثر مرتب کر سکتا ہے۔ اس صورتحال کے گرائی اور نمونہ پر منفی اثرات پڑیں گے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں گرائی کم ہونے کا عمل سست ہے اور روپے کی قدر میں مزید کمی اس رجحان کو برقرار رکھ سکتی ہے۔ اگرچہ عمومی گرائی میں اگست 2008ء میں اپنی تین دہائیوں کی بلند ترین سطح 25.3 فیصد تک پہنچنے کے بعد کچھ ٹھہراؤ آیا ہے تاہم مئی 09ء کے دوران ابھی تک یہ 20 فیصد سے زیادہ رہی ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ قومی گرائی میں تاحال کوئی خاص کمی نہیں آئی۔

گرائی کے دباؤ میں کمی کی راہ میں حائل بعض بڑی رکاوٹیں یہ ہیں: (1) مسلسل ایک سال تک بلند گرائی کی بنا پر مصارف زندگی میں اضافے کے دورانی کے اثرات، (2) حکومت کی پالیسیوں³ کی وجہ سے رواں مالی سال میں کٹاؤ کے موسم کے دوران اہم غذائی اجناس کی قیمتوں میں کمی کا فقدان، (3) بین الاقوامی قیمتوں کی پورے طور پر منتقلی نہ ہونا، اور (4) بعض اہم غذائی اشیاء (دودھ، گوشت وغیرہ) کی قیمتوں میں ازسرنو اضافہ۔ تاہم دو اہم وجوہات کی بنا پر امید بندھتی ہے کہ مئی 09ء کے اواخر میں کچھ بہتری آئے گی۔ نومبر 2008ء سے موزوں مالیاتی پالیسی اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کی مؤثر منتقلی سے ملکی گرائی میں نمایاں کمی کی توقع ہے۔ اس کے آثار گرائی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت (سال ب سال) میں واضح کمی کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں جو اگست 2008ء میں 35.7 فیصد کے نقطہ عروج سے کم ہو کر فروری 2009ء میں 15 فیصد تک آگئی۔

1.2 مستقبل کے امکانات

عالمی معیشت کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور بین الاقوامی بازار سرمایہ میں قحط کی سی کیفیت کا تقاضا ہے کہ پاکستان کی معاشی بحالی کی حکمت عملی میں ملکی اور علاقائی طلب کو بڑھانے پر توجہ مرکوز ہوگی۔ اس کے علاوہ معاشی پالیسی کو استحکام کے فریم ورک سے نمونہ کی بحالی کی سمت لانے کے لیے گرائی کی سطح کو کم کرنا اور دہرے خسارے کو محدود میں رکھنا ضروری ہوگا۔ لہذا اہم معاشی متغیرات کے حالیہ رجحانات خاصے ہمت افزا ہیں۔

مئی 09ء کی آخری سہ ماہی میں سال ب سال گرائی تیزی سے گرنے کی امید ہے، گو کہ سالانہ اوسط خاصی بلند ہونے کی توقع ہے (دیکھئے جدول 1.2)۔ اسی طرح امید ہے کہ درآمدات میں کمی جو زیادہ تر ملکی طلب کی کمزوری، اشیاء کی کم قیمتوں اور روپے کی قدر گرنے کی وجہ سے ہوئی، جاری

² اگرچہ پاکستان میں مئی 09ء کے دوران بیرون ملک سے رقوم کی آمد تاریخی ریکارڈ سطح پر تھی لیکن دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں پھر بھی کم تھی۔

³ مثال کے طور پر گندم کی امدادی قیمت میں 52 فیصد کا اضافہ اور گرتی ہوئی قیمتوں کو سہارا دینے کے لیے سرکاری شیعہ کی جانب سے چاول کی خریداری۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیٹرنیاں				حسابات کے خسارے کو گھٹا دے گی جس سے پاکستان کو زر مبادلہ کے ذخائر بڑھانے کا موقع ملے گا۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ کم قیمتوں کی وجہ سے برآمدات کی آمدنی بھی گھٹ رہی ہے۔ ⁴
م 08ء	م 09ء	سالا نہ منصوبے کے اہداف	پیٹرنیاں	
جی ڈی پی	5.8	5.5	2.5 - 3.5	
اوسط گرائی	12.0	11.0	19.5 - 20.5	
زری اثاثے (زر)	15.3	14.0	7.0 - 9.0	
کارکنوں کی ترسیلات	6.5	7.7	7.3	
برآمدات (بی او پی، ایف او پی)	20.1	22.9	18.5 - 19.5	
درآمدات (بی او پی، ایف او پی)	35.4	37.2	30.0 - 31.0	
مالیاتی خسارہ	7.4	4.7	4.3 - 4.7	
جاری حسابات کا خسارہ	8.4	7.2	5.8 - 6.2	

نوٹ: مالیاتی و جاری حسابات کے خسارے کے جی ڈی پی کے ساتھ تناسب کے اہداف م 09ء کے بجٹ میں دی گئی نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ پیٹرنیاں سال کے تخمین شدہ (بلند تر) نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔

ملکی گرائی میں متوقع کمی اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ زری پالیسی میں نرمی کا موقع فراہم کرے گا۔ تاہم ضروری نہیں ہے کہ اس سے اشیاء سازی کی سرگرمیاں بھی بحال ہو جائیں۔ نہ صرف زری نرمی سے حقیقی پیداوار کے شعبے پر تاخیر سے اثر پڑتا ہے بلکہ صنعتیں دیگر کاؤٹوں کا بھی شکار رہیں گی جیسے توانائی کی قلت، قرضے پر بلند خطرے کے پرہیز وغیرہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زراعت اور خدمات کے شعبوں میں اچھی کارکردگی کے باوجود م 09ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی نمونہ کچھ کمزور رہی رہے گی۔

آئندہ برسوں میں نمونہ رفتار میں تیزی کے لیے ترقیاتی اور سماجی تحفظ سے متعلق اخراجات میں اضافے کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ بدقسمتی سے ٹیکس اور اخراجات میں نمایاں تبدیلیوں کے بغیر یہ ممکن نہ ہوگا۔ حکومتی اصلاحات کے نفاذ کے لیے اہم ترین شعبہ ملک کا ٹیکس کا نظام ہے۔ جیسا کہ آئی ایم ایف کے ایس بی اے میں زور دے کر کہا گیا ہے مالیاتی پائیداری کے لیے ٹیکس اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافہ ضروری ہے۔ ٹیکس کی شرح بڑھانے کے بجائے ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافے پر توجہ دینی ہوگی۔ خدمات (خصوصاً تجارت، ٹرانسپورٹ، پیشہ ورانہ خدمات وغیرہ) اور زراعت کے پیشتر ذیلی شعبوں پر جی ڈی پی میں ان کے حصے کے مطابق ٹیکس عائد کیا جانا چاہیے۔ اصلاحات کے وقت پر اثر آور ہونے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں فی الفور نافذ کر دیا جائے۔

جہاں تک ماکاری کا تعلق ہے، ملکی بازار سرمایہ کو ترقی دینے کے عمل میں تیزی لانی ہوگی۔ اس سے نہ صرف حکومت کی بینکوں سے قرض لینے کی ضرورت کم ہوگی بلکہ ایک متحرک قرضہ منڈی قرضہ جات تک رسائی کے مسائل کم کرے گی، بینکوں کی کارکردگی کو بہتر بنائے گی (کیونکہ رقوم کے لیے انہیں آپس میں مسابقت کرنی پڑے گی) اور بچت کو فروغ دے گی۔

قلیل سے وسط مدت میں پاکستان کے لیے ترقیاتی اخراجات پورے کرنے کے لیے رعایتی بیرونی امداد پر انحصار کرنا ہوگا۔ پاکستان کے لیے مزید

⁴ ترسیلات کو بھی خطرہ ہے جو عالمی کساد بازاری کے باوجود ابھی تک تیزی سے بڑھتی رہی ہیں۔ ممکن ہے کہ مشرق وسطیٰ کو سرمائے کے فراہم کنندہ مملکتوں ہونے اور بے ضابطہ منڈیوں کے خلاف کارروائی کے بعد باضابطہ چیلنجز کی جانب منتقلی کی وجہ سے آمدنی کا اثر (کساد بازاری اور تیل کی کم قیمتوں کی بنا پر) معدوم ہو گیا ہو۔

بیرونی امداد کی ضرورت اس حقیقت سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ ملکی ماکاری کے ذرائع یا تو دستیاب نہیں یا پھر بیرونی حسابات کی کمزور کیفیت کی وجہ سے پرخطر ہیں۔ نیز سرمائے کی آمد محدود ہونے کی وجہ سے پاکستان جیسے ملکوں کے لیے اپنی معیشت کو نمو اور ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے سرکاری امداد و احداثیہ معلوم ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ مئی 03ء تا 07ء کے دوران پاکستان نے بلند نمو، کم گرانہ، کم مالیاتی خسارے اور فاضل جاری حسابات یا برائے نام خسارے کے اہداف حاصل کر دکھائے تھے۔ یہ کامیابیاں اجناس کی قیمتوں میں یکدم اضافے کے دھچکے کی بنا پر ضائع ہو گئیں۔ معیشت میں تیزی سے ہونے والی خرابیاں تشویش پیدا کر رہی ہیں اور یہ واضح کرتی ہیں کہ ساختی تبدیلیوں میں جو دو ختم کرنے کے لیے پالیسیوں کی ضرورت ہے تاکہ نمو پائیدار رہے اور ملک کی دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت بڑھے۔ ساختی اصلاحات کے عمل کی بحالی اور نئی اصلاحات شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

یہ واضح ہے کہ مالی خدمات تک رسائی ابھی تک محدود ہے گو کہ اس شعبے میں بعض سابقہ اصلاحات سے فائدہ ہوا ہے۔ مالی شعبے کو مزید ترقی دینے اور وساطت میں اضافہ کرنے کی اشد ضرورت ہے جو بچت کی شرح بڑھانے اور معیشت کی پائیدار نمو کے لیے لازمی عناصر ہیں۔ نہ صرف دیہی اور دور دراز علاقوں تک مالی رسائی کا دائرہ بڑھانا ہوگا بلکہ طویل مدتی قرضہ منڈی کی ترقی، پنشن فنڈز کے لیے سرمایہ کاری منصوبے، میوچل فنڈز کی صنعت کا احیا اور کارپوریٹ بانڈ مارکیٹ بھی وسائل کی موزوں تقسیم کے لیے ضروری ہیں۔ مالی گہرائی کا ایک اور فائدہ زری پالیسی کی زیادہ موثر ترسیل کی شکل میں ہوگا۔

1.3 خلاصہ

1.3.1 شعبہ زراعت

خریفہ مالی سال 2009ء میں گنے کی پیداوار میں 18.5 فیصد کمی کے باوجود تمام علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 2009ء کے دوران زرعی شعبے کی نمو بہتر سطح پر رہے گی۔ یہ اندازہ گندم کی متوقع عمدہ فصل، چھوٹی فصلوں کی ہدف سے زائد پیداوار اور گلہ بانی کے شعبے کی بہتر کارکردگی کے امکانات کو مد نظر رکھتے ہوئے لگایا گیا ہے۔

فصلوں کی پیداوار کو بڑھانے میں غذائی اشیاء کے بلند عالمی نرخوں کے باعث کٹائی کے گزشتہ موسم کے دوران کاشت کاروں کو حاصل ہونے والے فوائد اور حکومت کی اعانتی پالیسیوں سے بھی مدد ملی ہے۔ مالی سال 2009ء کے دوران قیمتوں کے اشارے اتنے واضح تھے کہ کاشت کاروں نے سخت محنت کی اور پانی کی قلت و سرکاری نرخوں پر یوریا کی عدم دستیابی جیسے مسائل سے عہدہ براہونے کے لیے ان کی جانب سے سرمایہ کاری بھی کی گئی۔ مذکورہ کوششوں کو سازگار موسمی حالات سے بھی تقویت پہنچی ہے۔ یہ بات خصوصاً ربیع کی فصلوں کے لیے درست ہے، جنہیں موسم سرما کی بروقت بارشوں سے مدد ملی۔ نتیجتاً پانی کی دستیابی کی پست سطح اور یوریا کی قلت کے باوجود مالی سال 2009ء کے دوران فصلوں کے ذیلی شعبے نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ یوریا کے استعمال میں کمی کے نتیجے میں جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم بھی سست روی کا شکار رہی۔

1.3.2 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

جولائی تا دسمبر 2009ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی پیداوار میں 4.7 فیصد کا وسیع الہیاد زوال دیکھنے میں آیا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اس زوال کی وجہ متعدد عوامل تھے جن میں توانائی کی قلت میں شدت، خام مال کی لاگت میں اضافہ اور ملکی و بیرونی طلب میں کمی شامل ہیں۔

اول، توانائی کی فراہمی میں رکاوٹ اور بجلی، گیس اور ڈیزل کی قیمتیں بڑھنے سے ملکی صنعت کی پیداواریت کم ہو گئی اور پیداوار کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔ دوم، اگرچہ جولائی 2008ء سے عالمی اجناس کے نرخ کسی حد تک کم ہونے لگے تاہم بیشتر صنعتی سامان کی قیمتیں بلند سطح پر ہی رہیں۔ سوم، روپے کی قدر میں کمی اور تغیر نے بھی درآمد شدہ مال کی لاگت بڑھا دی۔ چہارم، عالمی کساد بازاری نے بھی منفی اثرات مرتب کیے اور بیرونی طلب میں کمی کی وجہ سے برآمدات پر انحصار کرنے والی صنعتیں (خصوصاً ٹیکسٹائل) متاثر ہوئیں۔ ان صنعتوں کو اس بنا پر بھی مارکیٹنگ کے مسائل کا سامنا کرنا پڑا کہ غیر ملکی خریدار امن و امان کی صورتحال اور ملک کے امیج کی وجہ سے پاکستان کا سفر کرنے سے گریز کر رہے ہیں جس سے پاکستانی صنعت کاروں کو بروقت سامان فراہم کرنے میں مشکلات پیش آرہی ہیں۔

1.3.3 خدمات

ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ خدمات کی نمو 2009ء کے دوران کم ہونے کا امکان ہے تاہم اجناس پیدا کرنے والے شعبے کے مقابلے میں یہ بلند رہے گی۔ عالمی سیالیت کے مسائل کے باوجود 2009ء کی پہلی ششماہی کے دوران خدمات کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافہ (24 فیصد) کی بنا پر نمو کے امکانات سازگار ہیں۔ اسی طرح نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کے ذیلی شعبے کے نمو کے خوشگوار امکانات انہم فصلوں کی بہتر پیداوار کی عکاسی کرتے ہیں۔ مالیات اور بینے کے شعبے کی اچھی کارکردگی اور انتظامی و دفاعی اخراجات میں اضافے سے 2009ء کے دوران اس شعبے کی نمو بہتر ہوگی۔ تاہم بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی پیداوار میں کمی، درآمدات کی کم مقدار اور ٹیلی مواصلات میں منافع کی کمی شعبہ خدمات کی نمو پر دباؤ ڈال سکتی ہے۔

1.3.4 قیمتیں

حالیہ مہینوں میں قیمت کے تمام اشاریوں جیسے صارف اشاریہ قیمت، تھوک اشاریہ قیمت اور حساس قیمت اظہار یے میں واضح کمی کارحجان دیکھا گیا ہے۔ صارف اشاریہ قیمت گرانی (سال بسال) میں مارچ 2008ء سے مسلسل اضافے کے بعد نومبر 2008ء سے کچھ نرمی آئی شروع ہوئی۔ فروری 2009ء میں یہ 21.1 فیصد کم ہو گئی جبکہ اگست 2008ء میں اپنے نقطہ عروج 25.3 فیصد پر تھی۔ تاہم پچھلے ماہ کے 20.5 فیصد اور گزشتہ سال کے اسی ماہ کے 11.3 فیصد کے مقابلے میں یہ گرانی زیادہ ہے۔ ستمبر 2008ء سے گرانی میں قدرے سست رفتاری زیادہ تر ملکی غذائی گرانی کی کمی کی وجہ سے ہے جیسا کہ صارف اشاریہ قیمت اور تھوک اشاریہ قیمت دونوں کے غذائی گروپوں کے رجحان سے ظاہر ہے۔ تھوک اشاریہ قیمت گرانی کا غیر غذائی جزا اجناس کی عالمی قیمتوں کے ساتھ کم ہوا تاہم صارف اشاریہ قیمت کے غیر غذائی جز میں فروری 2009ء تک لچک نہیں آئی۔

1.3.5 زراور بینکاری

معاشی استحکام پروگرام کے تحت اسٹیٹ بینک نے مالی سال 2009ء کے دوران سخت زری پالیسی برقرار رکھی۔ 13 نومبر 2008ء کو ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 200 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا گیا۔ مالی سال 2009ء کے دوران مجموعی طور پر ڈسکاؤنٹ ریٹ میں 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ ہوا۔⁵

مذکورہ زری اقدام کو خسارے کی تسلیک کے لیے مقررہ حد سے بھی فائدہ ہوا اور اس سے مالیاتی پالیسی کو زری پالیسی سے ہم آہنگ بنانا ممکن ہوا۔ مزید برآں، مارچ تا اکتوبر 2008ء کے دوران شرح مبادلہ میں ہونے والی تبدیلیوں سے زری پالیسی کو مزید تقویت حاصل ہوئی ہے۔

ان اقدامات کے مثبت نتائج برآمد ہوئے کیونکہ معیشت میں موجود طلب کے شدید دباؤ میں بالآخر حالیہ مہینوں کے دوران کمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ اس کی عکاسی ذیل میں دی گئی پیش رفت سے بھی ہوتی ہے۔ (1) ملکی گرانٹی کی نمو میں کمی کیونکہ جنوری 2009ء میں سال بسال صارف اشاریہ قیمت گرانٹی کم ہو کر 20.5 فیصد ہو گئی ہے جو اگست 2008ء میں 25.3 فیصد کی بلند ترین سطح پر تھی۔ (2) نومبر تا فروری م س 09ء کے دوران درآمدات کی نمو میں نمایاں کمی، جس کے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ پست سطح پر آ گیا۔ اس سے اور اس کے ساتھ قوم کی آمد کی بحالی سے ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم ہو گیا۔ (3) نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں سست روی۔ دستیاب اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران نجی شعبے کے قرضوں میں 5.5 فیصد کی نمو ہوئی ہے جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یہ 9.9 فیصد کی سطح پر تھی۔ اگرچہ قرضہ جاتی معیار کے باعث کچھ بینکوں نے نجی شعبے کو قرضوں کے اجراء میں ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا، تاہم نجی شعبے کے قرضوں کی طلب بھی سست روی کا شکار ہے۔ (4) مالیاتی پالیسی کے سبب طلب کی تحریک میں کمزوری کیونکہ مالیاتی خسارہ کم ہو گیا اور مرکزی بینک سے حکومت کی قرض گیری میں دسمبر 2008ء سے خاصی کمی آئی ہے۔

طلب کے دباؤ اور اس کے ساتھ گرانٹی کی توقعات میں بہتری نے ملکی سیالیت پر بھی اثرات مرتب کیے ہیں کیونکہ منڈی کی شرح سود بھی کم ہونے لگی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سخت زری پالیسی کے اثرات کافی نرم ہو گئے ہیں۔ تاہم زری پالیسی کی فیصلہ کن نرمی میں ابھی کئی مشکلات حائل ہیں، جن میں بیرونی کھاتے کی صورتحال اور قرض گرانٹی کی بے حد بلند سطح شامل ہیں۔

21 فروری مالی سال 2009ء تک زرو سچ (زر) میں 9.8 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی ہے جبکہ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 18.2 فیصد کی سطح پر تھے۔ زر 2 کی نمو میں سست روی بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں خاصی تخفیف کا نتیجہ ہے۔ تاہم، 21 فروری 2009ء پر خالص ملکی اثاثوں میں 23.2 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

جولائی تا جنوری مالی سال 2009ء کے دوران بینکوں نے امانتیں جمع کرنے کے معاملے میں خاصی کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا کیونکہ بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں 1.8 فیصد کمی آئی ہے، یہ صورتحال گزشتہ مالی سال کی اسی مدت کے دوران امانتوں میں ہونے والی 3.4 فیصد نمو کے بالکل برعکس

⁵ قبل ازیں 30 جولائی 2008ء کو اسٹیٹ بینک نے اپنا پالیسی ریٹ 100 بیس پوائنٹس بڑھایا تھا۔

ہے۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ حالیہ رجحانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانتوں کی نمویں مسلسل سال بسال کمی اب اپنی آخری ٹغلی حد تک پہنچ چکی ہے۔

جولائی تا دسمبر مالی سال 2008ء کے دوران بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار میں خاصا بگاڑ دیکھا گیا ہے۔ بینکوں کی نمویں کی سطح قدرے پست تھی، جس کا سبب اسٹیٹ بینک کی جانب سے بینکوں کو نمویں اخذ کرتے وقت ضمانت کی لازمی فروخت کا 30 فیصد تک استعمال کرنے کی اجازت دینا ہو سکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا دسمبر 2008ء کے دوران خالص غیر ادا شدہ قرضے بڑھ کر دگنے ہوئے اور کوریج کا تناسب تیزی سے کم ہو گیا۔

1.3.6 مالیاتی صورتحال

مالی سال 09ء کے لیے معاشی استحکام کے ایجنڈے میں مالیاتی یکپائی کو ترجیحی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوتے دکھائی دیتے ہیں کیونکہ م س 09ء کے پہلے چھ ماہ کا مالیاتی خسارہ کم ہو کر تین سالانہ جی ڈی پی کے 1.9 فیصد تک آ گیا ہے جبکہ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں یہ 3.4 فیصد تھا۔ چنانچہ م س 09ء کا مالیاتی خسارہ م س 09ء کے بجٹ میں طے شدہ سالانہ ہدف کے مطابق اور آئی ایم ایف کے اسٹینڈ بائی آرینجمنٹ سے ہم آہنگ معلوم ہوتا ہے۔

یہ بات قابل فہم ہے کہ ابھی تک مالیاتی بہتری زیادہ تر تیل کی زراعت کے خاتمے اور ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی کے نتیجے میں سامنے آئی ہے۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر مجموعی حاصل م س 09ء کی پہلی ششماہی میں تھوڑے بہتر ہوئے۔ مالی سال 08ء کی پہلی ششماہی میں ان میں تیزی سے کمی واقع ہوئی تھی۔ یہ معمولی بہتری تمام کی تمام غیر ٹیکس حاصل میں اضافے کی طفیل ہوئی۔ جی ڈی پی کی فیصد کے طور پر ٹیکس حاصل میں جمود ایک بار پھر مالیاتی احتیاط کی اہمیت کا اظہار کرتا ہے۔ بہر حال اگرچہ حکومت کے بجٹ اخراجات کے تمام اجزاء پر تفصیلی نظر ثانی کی ضرورت ہے تاہم مالیاتی حسابات کی طویل مدتی پائیداری کے لیے خصوصاً ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافے کے ذریعے مجموعی حاصل میں توسیع لانی ہوگی۔

ٹیکس گزاروں کی تعداد میں اضافہ کرنا پائیدار معاشی فریم ورک کا لازمی جز ہے، علی الخصوص اس لیے کہ بیرونی مالکاری تک رسائی مشکل سے مشکل تر ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ ملکی مالکاری پر انحصار بڑھ گیا ہے جس کے ساتھ نجی سرمایہ کاری کی گنجائش کم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

م س 09ء کی پہلی ششماہی میں مالیاتی خسارے میں کمی کی واضح عکاسی میزانیہ مالکاری کے ذرائع کی منفی نمویں ہوتی ہے۔ پہلی ششماہی میں حکومت کو بیرون ملک سے آنے والی رقم کی مد میں مجموعی طور پر 141.1 ارب روپے موصول ہوئے۔ تاہم بیرونی قرضوں کی ادائیگی میں 104.1 ارب روپے باہر جانے سے بجٹ خسارے کی مالکاری کے لیے صرف 37.0 ارب روپے بچے۔ بیرونی ذرائع سے میزانیہ مالکاری کی دستیابی کم ہونے کی وجہ سے ملکی مالکاری پر حکومت کا انحصار بہت بڑھ گیا۔

میزانیہ مالکاری کے ملکی ذرائع میں غیر بینکی حصے میں بہت کمی آئی۔ نتیجتاً م س 09ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی میزانیہ ضروریات بینکوں کو پوری کرنی پڑیں۔ اس طرح پہلی ششماہی میں 20.8 فیصد کی سال بسال کمی کے باوجود مالکاری کے ملکی ذرائع میں بینکاری نظام کا حصہ بڑھ کر 85.2

فیصد ہو گیا جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں یہ حصہ 80.9 فیصد تھا۔

1.3.7 ادائیگیوں کا توازن

بیرونی حسابات کا جو توازن مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں تیزی سے بگڑ گیا تھا، اگلے مہینوں کے دوران اس میں خاصی بہتری آ گئی کیونکہ جاری حسابات کا خسارہ تیزی کے ساتھ کم ہوا اور مالی رقوم کی آمد میں معقول اضافہ ہوا۔ اس سے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھے اور روپے کی قدر میں مالی سال 2009ء کے جولائی تا اکتوبر عرصے میں جو کمی آئی تھی وہ بھی کسی حد تک بحال ہو گئی۔ چنانچہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیرونی حسابات کے مجموعی خسارے میں مالی سال کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران ہونے والی 68.6 فیصد نمو بڑی حد تک ابتدائی چار ماہ میں وقوع پذیر ہوئی۔

جولائی تا اکتوبر مالی سال 2009ء میں معاشی صورتحال درآمدی نمو کے تیزی سے بڑھنے کی وجہ سے خراب ہوئی جس کی بنیادی وجہ درآمدات کی بلند قیمتیں تھیں۔ اسی طرح صورتحال میں بہتری بھی ان ہی دعوائل کی وجہ سے آئی، یعنی درآمدات کم ہوئیں (کیونکہ زری سختی اور کمزور روپے کے باعث طلب سکڑ گئی) اور درآمداتی اشیاء کی قیمتیں بھی نمایاں طور پر کم ہوئیں۔ درآمدی بل میں کمی کے ساتھ ساتھ ترسیلات زر میں بھی اضافہ ہوا جس سے جاری حسابات کا خسارہ کم کرنے میں مدد ملی۔ جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ پچھلے سال کی اسی مدت کے مقابلے میں کچھ کم (13.8 فیصد) تھا۔

مالکاری کے شعبے میں مالی کھاتے کی فاضل رقم جولائی تا جنوری م س 09ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں خاصی کم (50 فیصد) رہی تاہم آئی ایم ایف کی مدد سے معاشی استحکام کے پروگرام کے نومبر 2008ء میں متعارف ہونے کے بعد رقوم کی آمد کی صورتحال کسی حد تک بحال ہوئی ہے۔ خاص طور پر نومبر تا جنوری م س 09ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور ان رقوم میں جنہیں دیگر سرمایہ کاری کی مد میں رکھا جاتا ہے خاصا اضافہ ہوا۔

1.3.8 تجارتی کھاتہ

گزشتہ سات برس میں پہلی بار تجارتی خسارے میں جولائی تا فروری م س 09ء کے دوران 6.9 فیصد کی سال بسال کمی ہوئی۔ یہ کمی زیادہ تر درآمدات میں کمی، درآمدی نرخ کرنے اور مجموعی طلب کا دباؤ گھٹنے کی وجہ سے ہوئی۔ برآمدات میں اضافہ زیادہ نہیں ہوا تاہم اس سے بھی مذکورہ مدت کے دوران تجارتی خسارہ کم کرنے میں مدد ملی۔ یہ بہتری تقریباً تمام کی تمام نومبر م س 09ء اور اس کے بعد ہوئی کیونکہ جولائی تا اکتوبر م س 09ء کے دوران تجارتی خسارہ تیزی سے کم ہوا تھا۔

درآمدی نرخوں میں مسلسل کمی اور مجموعی طلبی دباؤ میں سست رفتاری کی توقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئندہ مہینوں میں تجارتی خسارہ مزید کم ہوگا۔ تاہم اس کی کافائدہ کمزور ہوتی ہوئی برآمدات کی وجہ سے گھٹ سکتا ہے۔ عالمی کساد بازاری کے بعد عالمی طلب میں کمی اور بڑھتے ہوئے ملکی مسائل مثلاً توانائی کا بحران م س 09ء کے بقیہ مہینوں کے دوران برآمدات کے لیے خطرات بن سکتے ہیں۔

باکس 1: مالی معاشی صورتحال⁶

جیسا کہ خدشہ تھا، امریکی رہن منڈی کا بحران مئی 09ء کی پہلی ششماہی میں بدتر ہو گیا اور عالمی معیشت پر تباہ کن اثرات پڑے۔ بیشتر بڑی معیشتوں کو کساد بازاری کا سامنا ہے اور اس کے اثرات ترقی پذیر ملکوں پر بھی پڑ رہے ہیں۔ اربوں ڈالر اسے متحرک کرنے کے پیکیج پر صرف کیے جانے کے باوجود پالیسی سازوں کو ابھی تک نقصانات کا پورا اندازہ نہیں ہے۔ آئی ایم ایف نے میگوں اور دیگر اداروں کے قرضہ جاتی اثاثوں میں اپنے ممکنہ نقصانات کا تخمینہ اکتوبر 2008ء کی مائیت 14 کھرب ڈالر سے بڑھا کر 22 کھرب ڈالر کر دیا ہے۔

آئی ایم ایف نے اپنے ورلڈ اکٹا ک آؤٹ لک کے جنوری 2009ء کے اپ ڈیٹ میں پیش گوئی کی ہے کہ عالمی کساد بازاری اس سے کہیں زیادہ گہری اور طویل ہوگی جتنا پہلے اندازہ کیا گیا تھا۔ قابل غور امر یہ ہے کہ پچھلے چار ماہ میں آئی ایم ایف کے اس تخمینے کی یہ تیسری نظر ثانی ہے۔

آئی ایم ایف کی تازہ ترین پیش گوئیاں (سال ہلال فیصد تبدیلیاں)				
پیشگوئیاں	2010ء	2009ء	2008ء	2007ء
عالمی پیداوار ¹	3.0	0.5	3.4	5.2
ترقی یافتہ معیشتیں	1.1	-2.0	1.0	2.7
امریکہ	1.6	-1.6	1.1	2.0
یورپ کا خطہ	0.2	-2.0	1.0	2.6
دیگر ترقی یافتہ معیشتیں	2.2	-2.4	1.9	4.6
اُبھرتی منڈیاں، ترقی پذیر معیشتیں ²	5.0	3.3	6.3	8.3
افریقہ	4.9	3.4	5.2	6.2
ترقی پذیر ایشیا	6.9	5.5	7.8	10.6

ماخذ: آئی ایم ایف، ورلڈ اکٹا ک آؤٹ لک، جنوری 2009ء

1 سہ ماہی تخمینے اور پیش گوئیاں عالمی پاور پیئرٹی اوزان کے 90 فیصد کا احاطہ کرتی ہیں۔

2 سہ ماہی تخمینے اور پیش گوئیاں اُبھرتی ہوئی معیشتوں اور ترقی پذیر ممالک کے 90 فیصد کا احاطہ کرتی ہیں۔

2009ء میں عالمی نمو کے کم ہو کر 0.5 فیصد تک پہنچنے کی توقع ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی معیشتیں جنگ عظیم دوم کے بعد سب سے زیادہ متاثر ہوں گی۔ مجموعی طور پر ترقی یافتہ معیشتیں 2009ء میں 2 فیصد سکڑ جائیں گی جو جنگ کے بعد نمو میں پہلی سالانہ کمی ہوگی۔

اُبھرتی ہوئی معیشتوں میں بھی نمو کی رفتار کم ہونے کی توقع ہے۔ 2009ء میں ان کی نمو 3.3 فیصد ہوگی۔ آئی ایم ایف نے 2009ء میں چین کی معاشی نمو کی پیشگوئی 2 فیصدی درجے کم کر کے 6.7 فیصد کر دی ہے۔

منڈیوں میں تغیر، بیروزگاری میں اضافے اور صارفین اور کاروباری طبقات کا اعتماد یکاثر سطح تک گر جانے کے اس ماحول میں پالیسی ساز دو پہلوئیت عملی تیار کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو قرضہ منڈیوں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے مالی اداروں کی صحت بحال کی جائے گی اور دوسری جانب زری اور مالیاتی تحریک دی جائے گی۔ بیشتر مرکزی میگوں نے شرح سود کم کرنے اور قرضوں کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے کڑے اقدامات کیے ہیں۔ اسی طرح بہت سے ممالک نے تحریک دینے کے لیے مناسب حجم کے پیکیج کا اعلان کیا ہے اور جزو آں پر عمل بھی کر رہے ہیں۔

اظہار یہ اصلاحی اقدامات مؤثر ہونے چاہئیں تاہم ان میں کچھ خطرات بھی مضمر ہیں۔ مالی صحت بحال کرنے کے لیے داخلی خرابیوں میں مبتلا مالی اداروں کو قومیانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مالیاتی تحریک کے پیکیج سے مالیاتی خسارہ مزید بڑھ جائے گا جو پہلے ہی دباؤ کا شکار ہے کیونکہ اثاثوں اور رزخوں میں کمی کا آمدنی پر اثر مرتب ہوا ہے اور مالی شعبے کو بچانے کی لاگت بھی کم نہیں۔ اسی طرح جب تک مالی اداروں کے پاس رقم کی کمی رہے گی تب تک زری نرمی اپنے مقاصد کے حصول میں زیادہ کامیاب نہ ہوگی۔

⁶ ماخذ: ورلڈ اکٹا ک آؤٹ لک، 28 جنوری 2009ء۔